قصیدہ

مدح نمائش ریاست عالیہ محمود آباد

منعقدہ ۵ر نومبر لغایت ۱۰ر نومبر سنہ ۱۹۳۶ء

(بنا کردہ)

سرکار ابد قرار حضور پرنور امیر الدولہ راجہ محمد امیر احمد خاں صاحب بہادر دام اقبالہ

نتیجہ فکر خاکسار منشی محمد ہاشم، ہاشم جرولی

مطبوعہ نظامی پریس لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے نمائش کی جو اس قصبہ میں اتنی شہرت
اسکو بیکار نہ سمجھو کہ ہے عینِ حکمت

ناقص و قابض و حابس ہے یہاں کا پانی
چاہیئے جیسی نہیں ہضم کی اسمیں طاقت

خون بنتا ہی نہیں جسم میں بلغم کے سوا
بلغمِ شور میں ہوتی ہے غضب کی حدت

اس کی گرمی سے ہیں سینے میں تپاں قلب و جگر
پیاس بڑھ جائیگی جب ہوگی غذا میں قلت

اب کہاں خون رگوں میں ہے ہوا اور پانی
کیوں نہ کافور ہو پھر چہرے کی اصلی رنگت
اس قدر پیٹ بڑھا ہے کہ الٰہی توبہ
دو قدم راہ کا چلنا ہے انھیں اک آفت
بد پسینے میں وہ ہے جس سے پریشاں ہو دماغ
اب تو احباب کو صحبت سے ہو انکی نفرت
تن سے رخصت جو ہوئی تاب و تواں، ضعف بڑھا
زرد مٹی سے مشابہ ہوئی انکی صورت،
ماٹھو گلقند کی پھبتی سے یہ ممتاز ہوئے
اب وجاہت ہے نہ ہمت ہے نہ عقل و جودت

سچ تو یہ ہے کہ نہ مرتے ہیں نہ یہ جیتے ہیں
+ غم کی تصویر مجسم ہیں سراپا عبرت
روحی صدمہ ہوا دیکھا جو رعایا کا یہ حال
کس بشاشت سے غریبوں کی بڑھائی ہمت
نیک دل راجۂ و فیاض امیر احمد خاں
ہر طرف خلق و مروت کی ہے جنکے شہرت
صد و سی سال سلامت رہیں با امن و اماں
ان کی عزت کا نگہباں رہے رب العزت
نیتِ نیک کا جلوہ تری ہر قلب میں ہے
دیکھ لو آئینۂ حُسنِ عمل میں طینت ،

+ غم کی تصویر سراپا ہیں مجسم عبرت

اس سے بہتر نہیں دنیا میں نجابت کی دلیل
کہ امارت پہ نہ ہو سر میں غرور و نخوت،
خاکساری بھی تمدن بھی سیاست بھی ہے
کیوں نہ حاصل ہو ہر اک کام میں فتح و نصرت
حضرت موسیٰ کاظم کی یہ عترت میں ہیں
کیوں نہ ہو قہر و غضب سے انھیں کلّی نفرت
شاد و آباد رہیں خلق میں دونوں بھائی
اور آپس میں رہے ان کے ہمیشہ ملت
یہ نمائش ہے کہ پردے میں رہے جس کے حکمت
چست و چالاک بنیں لوگ کریں گر کثرت

بانک، بنوٹ بھی ہے، کشتی بھی پٹا بھی اس میں
سب ہیں آسان مگر شرط ہے اس میں محنت
دوڑیں یا زور کریں، آئے پسینہ ان کو
ہر گرانی کی نکل جائے گی دل سے کلفت
عرق جسم سے مل جل کے عوارض ٹپکیں،
بعد محنت کے طبیعت کو رہے گی فرحت
کبھی آئے گا نہ بھولے سے جو اُن کو بخار
دست بستہ ہی کھڑی سامنے اُن کے صحت
تندرستی کے لئے خاص حکیموں کا ہے قول
اس سے بہتر کوئی دنیا میں نہیں ہے دولت

یہی زینہ ہے ترقی کا اگر غور کرو
پھر یہ کچھ روز میں میلے کی دکھائے صورت
قرب و اطراف کی آجائیں یہاں دوکانیں
چند ہی سال میں کچھ اور ہو اس کی حالت
جانور آئیں ہر اک قسم کے بکری کے لئے
مشتری آکے یہاں اُن کی لگائیں قیمت
منتظم کرتے رہیں چور و گرہ کٹ پہ نگاہ
مال اُٹھ جائے کسی کا تو ہے انکی ذلت
ہر طرح امن و اماں کو رکھیں قائم اسمیں
لینے دینے میں نہ تکرار بڑھے نے حجت

دل کے بہلانے کو کچھ کھیل تماشے بھی رہیں
جس میں مشغول رہے آٹھ پہر یہ خلقت
کھیل وہ کھیل نہیں ہے کہ جُوا جس کو کہیں
مفت لٹجائے یہاں آکے کسی کی دولت
پھر تو ہر سال نئے رنگ کے تاجر آئیں
حال سُن سُن کے کریں اہلِ دول بھی سبقت
راجہ صاحب مرے مالک ہیں ولی نعمت ہیں
پرورش کرتے ہیں میں کرتا ہوں شکرِ نعمت
اب ہے ہاشم کی دعا تجھ سے مجیب الدعوات
عمر و اقبال بڑھے اور فزوں ہو دولت